کی حمایت کے بدلے میں انہیں سماجی بہبود کے فوائد سے نوازتی رہے گی۔

جائزہ نگار کی رائے میں اگرچہ عرب دنیا میں کشادگی کی پالیسی کا آغاز ہوا ہے' لیکن کشادگی جمہوریت کے مترادف نہیں ہے۔ حالات کے تحت معتدل اقدامات کے باوجود عرب حکمرانوں کی استبدادیت کی خصوصیات برقرار رہیں گی۔ ان میں عدلیہ پر انتظامیہ کی بالادستی اور میڈیا پر سخت کنٹرول ہے۔ بنیادی حقوق کی عدم ضمانت اور موزوں سیاسی اپوزیشن کی کمی کا موضوع ہے اور مشتبہ انتخابات کے نکات شامل ہیں۔ اس کے علاوہ قانون کی نظروں میں برابری کے اصول کا جزوی اور غیر دیانتدارانہ استعمال اور رضا کار تنظیموں پر پابندیوں کو جاری رکھنے کا سلسلہ ہے۔ تجزیہ نگار کے مطابق اس وقت عرب حکومتیں اقتصادی' سیاسی اور سلامتی کے مسائل میں بری طرح گھری ہوئی ہیں۔ اس وقت ۳۰' ۴۰ سال پہلے کے مقابلے میں ان کا حلقۂ اثر کچھ محدود ہو سکتا ہے' لیکن یہ کمزور نہیں ہے اور وہ اپنی قلمروؤں پر اپنا قبضہ برقرار رکھنے کے لیے پوری قوت سے لڑنے کو تیار ہیں۔

(عمانوئیل سیوان)

☆☆☆☆

مشرق وسطیٰ کی سیاست کا مطالعہ ۹۶-۱۹۴۶ء(۳۰)

جائزے میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ امریکہ نے گذشتہ ۵۰ سالوں میں مشرق وسطیٰ کے سیاسی نظام کو سمجھنے میں بہت کم پیش رفت کی ہے۔ موضوع کی پیچیدگی کی رکاوٹ' تحقیقی شعبوں کے درمیان محدود تعاون' ناکافی تحقیقی مہارت' دانشورانہ مخاصمت کا نقصان' سرکردہ اول درجے کے دانشوروں کی کم تعداد' ایک ملک کی مہارت کا رجحان اور ناگہانی ماہرین کی تکلیف دہ فراہمی کے باعث امریکہ کے سیاسی سائنسدان بہت حد تک مشرق وسطیٰ کی سیاست کو گرفت میں لینے میں ناکام رہے ہیں۔ اس کمزور ریکارڈ کے باوجود مستقبل روشن دکھائی دیتا ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ ماضی کے مسائل کو تسلیم کرنے کا رجحان بڑھ رہا ہے۔

(جیمز اے بل)

☆☆☆☆

خلیج کا معمہ(۳۵)

نومبر ۱۹۹۵ء میں ریاض میں امریکہ کی فوجی تنصیبات میں بم کا دھماکہ ہوا۔ ایک ایسا ہی دھماکہ جون ۱۹۹۶ء کو دہران میں ہوا' جس سے نہ صرف ۲۵ امریکیوں کی جانیں ضائع ہوئیں' بلکہ اس کے ساتھ امریکہ اور سعودی عرب نے اپنے عوام اور پوری دنیا کو سعودی عرب کے داخلی امن کے بارے میں جو